اَحادیث قدسیہ!......ایک تعارف

مولوی محمد عمر رفیق

اَللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے دو سلسلے جاری فرمائے: ایک کتاب اللہ اور دوسرا رجال اللہ، جس میں دوسرا دَرحقیقت پہلے ہی کی تشریح وتوضیح کا وسیلہ اور ذریعہ ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام، اللہ تعالیٰ کے کلام کی وضاحت کے لیے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کلام وحی الٰہی ہی ہوتا ہے اس کی شہادت خود اللہ پاک نے اپنے کلام میں دی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى○ (النجم:۳،۴)

ترجمہ: ''یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب جوامع الکلم بنا کر بھیجا گیا، یعنی ایسی احادیث جو معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں، چنانچہ حدیث میں وارد ہے:

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فضلت على الانبياء بست: اعطيت جوامع الكلم...... (مسلم، ج:۱،ص۱۹۹)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ وجوہات سے فضیلت دی گئی: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنفاس والفاظ مبارکہ کی ایک اعلیٰ وارفع قسم وہ احادیث ہیں جن کے معانی، اللہ تعالیٰ کے ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اَللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ اس قسم کی احادیث کو ''احادیث قدسیہ'' یا ''احادیث الٰہیہ'' یا ''اَحادیث ربانیہ'' کہا جاتا ہے۔

شیخ محمد عوامہ نے اپنی کتاب ''من صحاح الاحاديث القدسيه'' کے مقدمے میں لکھا ہے کہ حدیث قدسی کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں دو نور جمع ہیں: ایک نورِ الٰہی اور دوسرا نورِ نبوی، چونکہ یہ احادیث ایک حیثیت سے اللہ ہی کا

کلام ہیں، اس لیے ترغیب وترہیب کی زیادہ تاثیر رکھتی ہیں، ان احادیث میں عموماً اللہ تعالیٰ کی صفات جلالیہ و جمالیہ یا اس کے مقربین فرشتے یا اللہ تعالیٰ کے اس کے بندوں کے ساتھ تعلق کا بیان ہوتا ہے۔ (ص ۶، ۷۔ مکتبہ دار الیسر)

حدیث قدسی کی تعریف:

۱...... علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۱۶ھ نے اپنی کتاب ''التعریفات'' میں حدیث قدسی کی تعریف یوں لکھی ہے:

الحدیث القدسی هو من حیث المعنی من عندالله تعالیٰ ومن حیث اللفظ من رسول الله صلی الله علیه وسلم، فهو مااخبر الله تعالیٰ به نبیه با لهام او بالمنام فاخبر علیه السلام عن ذلک المعنی بعبارة نفسه فالقرآن مفضل علیه لأن لفظه منزل ایضا۔

(باب القاف ص: ۸۴، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کے معانی و مفہوم اللہ کی طرف سے ہوں اور الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بصورت خواب یا الہام، اللہ نے القاء کیے ہوں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہو، البتہ قرآن کا درجہ اس سے بلند ہے کہ اس کے الفاظ بھی اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں۔

۲...... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الحدیث القدسی اخبار الله تعالیٰ نبیه علیه الصلاة والسلام معناه بالهام او بالمنام، فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک المعنی بعبارة نفسه. (الاتحافات السنية بالأحاديث القدسيه للمناوی، مقدمہ، ص: ۲، ط: دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حدیث قدسی وہ خبر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام یا خواب کے ذریعہ دی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہو۔

۳...... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث قدسی کی تعریف میں فرماتے ہیں:

وقال ملا علی القاری علیه رحمة الباری: الحدیث القدسی: مایرویه صدر الرواة وبدر الثقات علیه افضل الصلوات واکمل التحیات عن الله تبارک و تعالیٰ تارةً بواسطة جبرائیل علیه السلام و تارة بالوحی والالهام والمنام مفوضاً الیه التعبیر بأی عبارةٍ شاء من أنواع الکلام.'' (ایضا، ص: ۳)

حدیث قدسی اسے کہتے ہیں جسے راویوں کے سردار اور ثقات کے منبع واصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ

سے روایت کیا ہو، خواہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے، یا وحی، الہام یا خواب کے ذریعہ، جس کی تعبیر کا اختیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے، وہ جن الفاظ سے چاہیں بیان کریں۔"

۴......شیخ محمد عوامہ نے اس تعریف کو اختیار کیا ہے:

حدیث قدسی وہ صریح قول ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ سے روایت کریں۔"

شیخ کی اس تعریف کو راجح قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تعریف دیگر تعریفات کے مقابلے میں زیادہ اختصاص کی حامل ہے، اس لیے کہ اس میں حدیث قدسی کا قول باری تعالیٰ ہونا ضروری ہے، فعل باری کی حکایت اس سے خارج ہے اور قول بھی صریح ہو، ورنہ حدیث قدسی نہ ہوگی، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اوحی الی انکم تفتنون فی قبورکم مثل او قریب من فتنة المسیح الدجال.

(بخاری، ج:۱،ص،۴۴۱، قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: "مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو تمہاری قبروں میں دجال کے فتنے جیسی سخت آزمائش ہوگی۔"

اس جیسی احادیث شیخ محمد عوامہ کے نزدیک حدیث قدسی نہیں۔

کیا حدیث قدسی کے الفاظ و معنی دونوں منجانب اللہ ہیں یا الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے استعمال کردہ ہیں؟

گزشتہ تعریفات سے ظاہر ہے کہ اکثر علماء کا رجحان دوسرے قول کی طرف ہے اور بعض علماء کے نزدیک حدیث قدسی کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں، گویا یہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "**الفتح المبین فی شرح الأربعین**" میں فرماتے ہیں:

"**اعلم ان الکلام المضاف الیه تعالیٰ اقسام ثلاثة.**"

ان کی مکمل عبارت کا خلاصہ:

جس کلام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو، اس کی تین اقسام ہیں:

۱: قرآن کریم: یہ سب سے اعلیٰ ہے اور صفت اعجاز سے متصف ہے۔

۲۔ انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتب تحریف سے قبل۔

۳۔ احادیث قدسیہ: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اور غیر متواتر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت اللہ کی طرف کی ہے، لہٰذا یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ (الحدیث الرابع والعشر ون، ص234، مکتبہ دار المنہاج)

"**الاتحافات السنية**" کے خاتمہ میں امیر حمید الدین کے فوائد میں قرآن کریم اور احادیث قدسیہ کے درمیان کئی فروق کے ضمن میں منقول ہے کہ:

’’پانچواں فرق قرآن کریم اور احادیث قدسیہ کے درمیان یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ لازمی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں، برخلاف حدیث قدسی کے کہ اس میں جائز ہے کہ اس کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوں۔‘‘

گویا حدیث قدسی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے بھی ہو سکتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی۔ (خاتمہ، ص:۱۹۰، الاتحافات السنیۃ لعلامہ محمد المدنی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ، ط: دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدرآباد دکن ۱۳۵۸)

بہرحال جمہور کا مذہب یہ ہے کہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہوتے ہیں، چنانچہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ ’’مشکاۃ المصابیح‘‘ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والحدیث القدسی: اخبار اللّٰہ تعالیٰ نبیہ علیہ الصلاۃ والسلام معناہ بالھام أو بالمنام فی خبر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذلک المعنیٰ بعبارۃ نفسہ۔ (ج:۱،ص:۱۴۸۔۱۴۹)

’’حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کے معنیٰ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام یا خواب کے ذریعے بتائے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعبیر میں خبر دی۔‘‘

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ’’مرقاۃ المفاتیح‘‘ میں یہ فرماتے ہیں کہ:

"الفرق بین القرآن والحدیث القدسی أن الأول یکون بالھام أومنام أو بواسطۃ ملک بالمعنی، فیعبرہ بلفظہ وینسبہ الی ربہ والثانی لایکون الا بانزال جبریلً باللفظ المعین." (ج:۱،ص۹۵)

’’حدیث قدسی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ حدیث قدسی کے معانی الہام یا خواب یا فرشتہ کے ذریعے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے جاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے الفاظ سے اس کو بیان کرتے ہیں اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور قرآن معین الفاظ کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے ہی نازل ہوتا ہے۔‘‘

اور علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (کمامر)

جمہور کے نزدیک احادیث قدسیہ کی نسبت اللہ کی طرف ایسی ہی ہے جیسے کہ کسی شعر کی وضاحت کرتے ہوئے یوں کہا جاتا ہے کہ شاعر کہتا ہے اور قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر و معانی بیان کرتے وقت یوں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ نہیں ہوتے، اسی طرح احادیث قدسیہ میں معانی و مضمون تو اللہ کی جانب سے ہے اور تعبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے۔

اَحادیث قدسیہ اور قرآن کریم میں فرق:

گزشتہ تعریفات اور علماء کے اقوال کے نتیجہ میں قرآن اور حدیث قدسی میں چند فرق ظاہر ہوتے ہیں:

۱.....قرآن کریم کے الفاظ معجز ہیں اور حدیث قدسی میں اعجاز نہیں۔

۲.....قرآن کریم: جبریل علیہ السلام کے واسطے سے نازل ہوا، جب کہ احادیث قدسیہ بلاواسطہ بھی نازل ہوئیں۔

۳.....قرآن کریم متواتر نقل ہوتا ہوا آیا ہے اور ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ ہے، جب کہ حدیث قدسی میں تواتر شرط نہیں۔

۴.....قرآن کریم کی روایت بالمعنیٰ جائز نہیں اور حدیث قدسی کی جائز ہے۔

۵.....قرآن کریم کو بلاطہارت چھونا جائز نہیں، نیز جنبی اور حائض کے لیے اس کی تلاوت جائز نہیں، جب کہ حدیث قدسی کے لیے یہ احکام علی اللزوم نہیں۔

۶.....نماز میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے، حدیث قدسی کی تلاوت نماز میں جائز نہیں۔

۷.....احادیث قدسیہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی ہوتی ہے، جب کہ قرآن کریم کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔

۸.....قرآن پاک کی کتابت دور نبوی میں ہوئی اور احادیث قدسیہ کی بعد میں ہوئی۔

۹.....جمہور علماء کے نزدیک حدیث قدسی کے الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جب کہ قرآن کریم میں الفاظ اور معانی دونوں منجانب اللہ ہیں۔ (الاتحافات السنیۃ للعلامۃ محمد المدنی، خاتمہ، ص:۱۸۷تا۱۹۰)

احادیث قدسیہ اور احادیث نبویہ میں فرق:

1.....حدیث قدسی کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف ہی ہوتی ہے، جب کہ حدیث نبوی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی طرف ہوتی ہے۔

۲.....حدیث قدسی کے موضوعات عموماً خوف خدا، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے کلام پر مبنی ہوتے ہیں، اور احکام تکلیفیہ شاذونادر ہی بیان ہوتے ہیں، جب کہ احادیث نبویہ میں احکام تکلیفیہ کا بیان زیادہ ہے۔

۳.....احادیث قدسیہ کی تعداد احادیث نبویہ کی بنسبت بہت کم ہے۔

۴.....احادیث قدسیہ محض قولیہ ہی ہوتی ہیں، جب کہ احادیث نبویہ قولیہ اور فعلیہ دونوں ہوتی ہیں۔

احادیث قدسیہ کے چند اہم مجموعے:

۱.....''**المقاصد السنية في الأحاديث الالهية**'' یہ کتاب علامہ علاء الدین علی بن بلبان (المتوفی: ۶۸۴ھ) کی تصنیف ہے، جو ۱۴۰۸ھ میں مکتبہ دار التراث مدینہ منورہ اور دار ابن کثیر بیروت نے چھاپی ہے، اس میں کل سو احادیث جمع کی ہیں اور چند احادیث مناقب صحابہؓ اور حلیۂ رسول کے متعلق جمع کی ہیں۔

۲.....علامہ ابن عربی الطائی المتوفی ۶۳۸ھ نے اپنی کتاب ''مشکوٰۃ الانوار'' میں ۱۰۱ احادیث قدسیہ نقل کی ہیں۔

۳......علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفیٰ ۹۱۱ھ نے اپنی کتاب 'الجامع الصغیر' میں ۶۶ اور ''جمع الجوامع'' میں ۱۳۳ اَحادیث قدسیہ جمع کی ہیں۔

۴...... **الاحادیث القدسیة الاربعینة** اس رسالے میں ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۰ اَحادیث جمع کی ہیں، یہ ۱۴۲۴ھ میں دارالبشائر الاسلامیہ بیروت سے، نذیر محمد مکتبی کی شرح ''**الروضة البهية**'' کے ساتھ چھپی ہے، تمام احادیث کو مختلف اجزاء میں تقسیم کیا ہے۔

۵...... **الاتحافات السنية فی الاحادیث القدسية**، یہ علامہ محمد عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۱ھ کی تصنیف ہے، اس میں ۲۷۲ احادیث ہیں اور صحیح وغیر صحیح ہر قسم کی احادیث ہیں۔ مکتبۃ التراث الاسلامی نے اس کو شیخ محمد منیر دمشقی کی شرح ''**النفحات السلفية**'' کے ساتھ چھاپا ہے۔

۶...... **الاتحافات السنية فی الاحادیث القدسية**، یہ محمد المدنی الحنفی المتوفی ۱۲۰۰ ہجری کی تصنیف ہے، اس میں کل ۸۶۳/ اَحادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں، جو کل تین ابواب پر مشتمل ہیں:

الف:......لفظ 'قال' سے شروع ہونے والی احادیث۔

ب:......لفظ 'یقول' سے شروع ہونے والی احادیث۔

ج:......ان کے علاوہ دیگر احادیث۔

۷......**الاحادیث القدسية**، یہ کتاب **المجلس الاعلی لشؤن الاسلامیه مصر** کے ارکان نے مرتب کی ہے، اس کتاب میں تقریباً ۴۰۰ اَحادیث کو جمع کیا گیا ہے، اور صحاح ستہ اور موطا امام مالک کی تخریج کی ہے، لیکن شیخ محمد عوامہ نے ان کی تالیف پر کئی اعتراضات کیے ہیں۔

۸......مقدس باتیں، ترجمہ 'الاحادیث القدسیۃ' یہ مصطفیٰ عدوی کی تالیف ہے، اس میں ۱۸۵ اَحادیث قدسیہ صحیحہ کو جمع کیا ہے، دارالصحابہ للتراث نے چھاپی ہے۔

۱۰...... **من صحاح الاحادیث القدسية للشيخ محمد عوامه**، مولف نے اس میں اپنی سخت شرط کے ساتھ ایک سو اَحادیث کو جمع کیا ہے، جو اکثر صحیحین کی روایتیں ہیں۔ شیخ نے تخریج اور شرح کے ساتھ ساتھ غریب الحدیث پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔

۱۱...... **جامع الاحادیث القدسية** جو عصام الدین الصبابطی کی تالیف ہے، مولف نے تبویب کے ساتھ ۱۱۵۰ اَحادیث جمع کی ہیں۔

۱۲......''خدا کی باتیں'' مولانا سعید احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔